السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خلع اور مبارات طلاق ہے کہ فسخ نکاح ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فقہائے اسلام کے ہاں یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے ، بعض اسے فسخ شمار کرتے ہیں اور بعض طلاق اور بعض کہتے ہیں اگر طلاق کے لفظ سے ہو تو طلاق ہے اور اگر اس کے علاوہ کسی اور لفظ سے ہو گا تو فسخ ہے لیکن صحیح شرعی دلائل جس بات کے موید ہیں وہ یہی ہے کہ خلع فسخ ہے طلاق نہیں کیونکہ :

۱) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے سوال کیا کہ کسی نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیں پھر اس نے خلع کروالیا ۔ کیا وہ اس سے نکاح کر سکتا ہے ؟ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہاں نکاح ہو سکتا ہے کیونکہ خلع طلاق نہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے (الطّلاق مرّتٰن) (البقرۃ) کو آیت کے شروع میں خلع کو درمیاں میں کہ (فان خفتم الاّ یقیما حدو اللہ فلاجناح علیھما فی ما افتدت بہ) اور تیسری طلاق کو بعد میں ذکر کیا اگر اس خلع کو بھی طلاق شمار کیا جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان (فان طلّقھا فلا تحلّ لہ) چوتھی طلاق بن جائے گی ۔

۲) خلع والی عورت کی عدت ایک حیض ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس کی بیوی کو ایک حیض مدت گزارنے کا حکم دیا تھا ۔ حدیث میں ہے :

((إن امرأة ثابت بن قیس اختلعت منہ فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عدتھا حیضة))

''ثابت بن قیس کی بیوی نے خلع کروایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی عدت ایک حیض مقرر کی ۔ '' (سنن ابوداؤد کتاب الطلاق باب الخلع حدیث ۲۲۲۹)

امام خطابی فرماتے ہیں :

((فی ہذا أقوی دلیل لمن قال إن الخلع فسخ ولیس بطلاق .))

''یہ قومی دلیل ہے کہ بے شک خلع فسخ ہے طلاق نہیں ۔ '' (معالم السنن مع سنن ابی داؤد)

امام محمد بن اسماعیل الامیر الصنعانی فرماتے ہیں :

((إذ لو کان طلاقا لم یکتف بحیضة للعدة .))

''اگر خلع طلاق ہوتی تو ایک حیض عدت پر اکتفا نہ ہوتا بلکہ اسے تین حیض عدت گزارنا پڑتی ۔ '' (سبل السلام)

۳) تیسری وجہ یہ ہے کہ صحیح شرعی اور سنی طلاق وہ ہوتی ہے جو ایسے طہر میں دی جائے جس طہر میں عورت سے جماع نہ کیا گیا ہو خلع کا مطالبہ کرنے والی ثابت بن قیس کی بیوی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے یہ نہیں پوچھا کہ وہ حائضہ ہے یا طہر کی حالت میں ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسے یہ چیز نہ پوچھنا واضح دلیل ہے کہ خلع حیض اور جس طہر میں جماع ہوا دونوں میں واقع ہو سکتا ہے جبکہ طلاق صرف خاص طہر میں واقع ہوتی ہے تو ثابت ہوا کہ خلع طلاق نہیں ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج 1

محدث فتویٰ